سوال

(525) کیا علاج معالجہ توکل کے منافی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری دونوں آنکھوں میں موتیا آچکا ہے، دیکھنے میں کافی وقت محسوس ہوتی ہے، میرا حج بیت اللہ کا بھی ارادہ ہے، لیکن تادم تحریر علاج کرانے سے انکاری ہوں، جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے کہ جو لوگ علاج اور دم وغیرہ نہیں کراتے وہ جنت میں بغیر حساب وکتاب داخل ہوں گے، میں بھی یہ فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہوں، اس سلسلہ میں میری راہنمائی کریں اوراپنے رجحان کا صاف اظہار کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں جس حدیث کو بنیاد بنا کر علاج معالجہ کو توکل کے منافی قرار دیا گیا ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، جو دم جھاڑ نہیں کرائیں گے اور بدشگونی بھی نہیں لیں گے اور وہ اپنے رب پر توکل کریں گے۔''[1]

ایک روایت میں ہے کہ وہ علاج کی خاطر آگ سے داغ نہیں دیں گے۔[2]

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دم کریں گے اور نہ کروائیں گے۔[3]

اس حدیث کو بنیاد بنا کر علاج معالجے کو توکل کے منافی خیال کیا جاتا ہے جیسا کہ سائل نے وضاحت کی ہے کہ وہ مذکورہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے اپنی آنکھوں کے موتیا کا علاج نہیں کروارہے، حالانکہ اس حدیث میں مطلق علاج کی نفی نہیں بلکہ علاج کی ایک صورت کو بیان کیا گیا ہے کہ آگ کے ذریعے علاج کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں فرمائی ہے، آپ نے فرمایا: ''تین قسم کی دواؤں میں خیر وبرکت ہے: 1 شہد پینے میں، 2 سینگی کے نشتر میں اور 3 آگ کے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو آگ کے داغنے سے منع کرتا ہوں۔''[4]

اس حدیث کی روشنی میں ہمارا رجحان یہ ہے کہ مطلق طور پر علاج معالجہ توکل کے منافی نہیں بلکہ وہ علاج توکل کے منافی ہے جو آگ سے داغ دینے کے ذریعے ہو۔ اس لئے سائل کو اپنے علاج معالجے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الرقاق : ٦٤٧٢۔

[2] صحیح بخاری، الرقاق : ٥٤٤١۔

[3] صحیح مسلم، الایمان : ٣٧٤۔

[4] صحیح بخاری، الطب : ٥٧٠٢۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر:456

محدث فتویٰ